Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ، ۲۰ ہجرت ۱۳۵۱ہش ، ۲۰ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۱۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۹ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۹ ہجرت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔
احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے اطلاع دی ہے کہ چوہدری خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

احباب مستحقین محرومین کیلئے گندم کا عطیہ عنایت فرمائیں

گندم کی نئی فصل نکل رہی ہے - احباب اپنی ضرورت کے لئے گندم خریدنے کا اہتمام کر رہے ہوں گے - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ احباب اس موقع پر اپنے مستحق محروم بھائیوں کا بھی خیال رکھیں اور ان کے لئے حسب توفیق گندم کا عطیہ دیں۔ جو دوست جنس کی صورت میں گندم نہ دے سکتے ہوں وہ قیمت ادا کردیں۔

ایسی رقوم صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں کھاتہ ۵۵۰/۴ ۲-۱۵۹ میں جمع کروائی جا سکتی ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بچوں کے حق میں والدین کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ خاص طور پر شرفِ قبولیت بخشتا ہے

تربیت کی خاطر ان پر سختی کرنے کی بجائے ان کیلئے سوزِ دل سے دعائیں کرنی چاہئیں

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:-

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کرلیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ ... جس طرح اور جس قدر (بچوں کو) سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش وہ دعائیں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کرلیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں:-

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضاء کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں، خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء خط حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضؓ)

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس

والدین اور مربی صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ مئی سے ۹ جون ۱۹۷۲ء تک پندرہ روز کے لئے انیسویں تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ والدین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس کلاس میں اپنے بچوں کو ضرور بھجوائیں۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے خدام کے لئے یہ زرّیں موقع ہے۔ رہائش اور خوراک کے جملہ انتظامات مرکز خود سرانجام دیتا ہے۔

مربی صاحبان اپنے علاقہ کی ہر مجلس کے نمائندگان کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۱ ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُونٹ کو سُوئی کے ناکہ میں سے گزارنے کا معجزہ

یہ امر خود بعض عیسائی محققین کے نزدیک بھی مسلّم ہے کہ انجیل اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے۔ مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو جو تعلیم دی اسے ایک زمانہ گزرنے کے بعد کتابی شکل میں مرتب کیا گیا۔ مختلف زمانوں میں چار اناجیل مرتب ہوئیں اور انہیں مسیح علیہ السلام کے چار حواریوں کی طرف منسوب کر دیا گیا اور پھر ان میں وقتاً بعد وقتٍ تحریف ہوتی رہی یہی وجہ ہے کہ موجودہ اناجیل اربعہ میں سے کسی انجیل کو بھی مسیح علیہ السلام کی من وعن اصل تعلیم پر مشتمل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اناجیل کے محرف و مبدل ہونے کے باوجود ان میں جستہ جستہ بعض اقوال ایسے ضرور ملتے ہیں جن کے متعلق بآسانی باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ لفظاً نہ سہی معناً حضرت مسیح علیہ السلام کے ہی اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے:-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔"

(متی باب ۱۹ آیات ۲۳، ۲۴)

اِس قول کو معانی اور مفہوم کے اعتبار سے مسیح علیہ السلام کا قول باور کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خود خدائے ذوالعرش نے اپنی کامل و مکمل اور اکمل ترین شریعت یعنی قرآن مجید میں بھی اسے مختلف لیکن نہایت درجہ حسین اور پُر معارف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ اعراف کی آیت ۴۱ میں فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۴۱)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور تکبّر کر کے ان سے اعراض کیا ہے یقیناً ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں کا ذِکر کر کے فرمایا ہے کہ ان کا جنت میں داخل ہونا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکہ میں سے نکلنا۔ آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے اور تکبر کرنے والوں میں اکثر و بیشتر وہ دولتمند اور مالدار بدرجۂ اولیٰ شامل ہوتے ہیں جنہیں مال کی محبت اندھا کر دیتی ہے اور وہ ہر وقت دولت سمیٹنے میں ہی غلطاں و پیچاں رہتے ہیں وہ فی الاصل خدا کے نہیں دولت کے پجاری ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ اولاد کے ساتھ مال کو بھی فتنہ قرار دیا ہے۔ اکثر و بیشتر یہ مال اور اولاد کی ہی فتنہ سامانی ہوتی ہے جو انسان کو تکبر میں مبتلا کر کے اسے خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور انجامکار اس کو باغی اور نافرمان بنانے کا موجب بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ الاعراف کی اِس آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو جھٹلانے والوں اور تکبر کرنے ہوئے ان سے اعراض کرنے والوں میں علی الخصوص ایسے دولتمندوں کو بھی شامل فرمایا ہے جو مال کی فتنہ سامانی کی وجہ سے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام مذکورہ بالا آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اِس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں (اللہ تعالیٰ نے) بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسا اُونٹ کا سُوئی کے ناکہ میں داخل ہونا۔ اِسکی وجہ یہی ہے کہ اُس کا مال اسکے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر موجب ثابت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن ہے اور وہی بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلے جیسا کہ وہ بیعت کے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اِس اقرار کو توڑتا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم ٹھہرتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۹۵)

اپنے اِس پُر معارف ارشاد میں حضور علیہ السلام نے دولت کی فتنہ سامانی پر ہی روشنی نہیں ڈالی ہے بلکہ اِس امر کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اونٹ کے سُوئی کے ناکہ میں داخل ہونے کی طرح دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا کیوں محال ہے اور پھر یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ وہ طریق کیا ہے جسے اختیار کرنے سے ایک دولتمند کے لئے بہشت میں داخل ہونا ممکن ہوسکتا ہے بالفاظِ دیگر یہ عین ممکن ہوسکتا ہے کہ اُونٹ سُوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا بسا اوقات اِس لئے ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ مال کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشان اس پر کوئی اثر نہیں کرتے حتیٰ کہ وہ ان سے بھی اعراض کرنے لگ جاتا ہے اور ہوتے ہوتے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے وہی دولت مند محفوظ رہتے ہیں اور بہشت میں داخل ہونا انہیں دولتمندوں کے لئے ممکن ہوتا ہے جو مال سے محبت نہ کر کے اس کی فتنہ سامانی سے اپنے آپکو بچا لیتے ہیں اور اپنی دولت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے بہشت کے دروازوں کو اپنے اُوپر کھول لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مامور اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے جہاں اپنے متبعین میں سے غرباء کو دولت کی ہوس سے یکسر بے نیاز کر دیتے ہیں وہاں وہ دولت مندوں میں مال کی محبت کو اِس درجہ سرد کر دیتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے مامور اُونٹ کو سُوئی کے ناکہ میں سے گزار کر دکھا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ماموروں کے ذریعہ دولتمندوں میں یہ انقلاب ایک معجزہ سے کم نہیں ہوتا۔

بہر طور رشک کے قابل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اشخاص کو بہر طور رشک کے قابل قرار دیا ہے اور ان دو کے سوا کسی اور پر رشک نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ وہ دو قابلِ رشک اشخاص کون ہیں؟ اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

یعنی دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور انہیں علم سکھاتا ہے۔

قُربِ الٰہی کا سزاوار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ حق میں اپنا مال خرچ کرنیوالے کو قربِ الٰہی کا سزاوار قرار دیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ۔

یعنی سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے، جنّت سے قریب ہوتا ہے دوزخ سے دور رہتا ہے۔ اِس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنّت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ اَن پڑھ سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رؤیتِ ہلال اور اسلامی تہوار

(محترم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

(۲)

تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم رؤیت نظری کے جھگڑے میں نہ پڑیں اور اصطلاحی چاند کو ہی ہلال تسلیم کر کے قمری کیلنڈر تیار کر لیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے یہ بات سائنسی اعتبار سے آسان ہے اور ماہرین فلکیات پوری محنت کے ساتھ قبل از وقت اصطلاحی نیا چاند ہونیکا وقت متعین کر لیتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے مشترکہ طور پر نیوی اور تجارتی جہازوں کی راہنمائی کے لئے شائع ہونیوالے ASTRONOMICAL EPHEMERIS میں یہ تاریخیں درج ہوتی ہیں۔ اگر اس کیلنڈر کو صحیح تسلیم کر کے اسلامی تہوار اس کے مطابق بنائے جائیں تو رؤیتِ ہلال کے بارہ میں پریشانی اور اختلاف ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسا کرنا اسلامی تعلیم کے مطابق درست بھی ہے یا نہیں۔

رؤیتِ ہلال کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد موجود ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین۔

(مسلم)

یعنی مہینہ ۲۹ دنوں کا ہوتا ہے اس لئے جب تک تم ہلال کو دیکھ نہ لو روزے نہ رکھو اور اسی طرح جب تک چاند کو دیکھ نہ لو روزے بند بھی نہ کرو اور اگر چاند کسی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس۳۰ دنوں کی گنتی مکمل کرو۔

اس مفہوم کی متعدد احادیث کی بناء پر گزشتہ علماء امت اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی عبادات کے اوقات کے تعین کے لئے رؤیت نظری کی پیروی ضروری ہے علمی اور حسابی رؤیت قابل اعتبار نہیں ہوگی۔ علمِ فلکیات کی رو سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم رؤیت نظری کے قائل تھے اور اسی پر ان کا عمل تھا۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کی رصدگاہ کے ایک ماہرِ فن لکھتے ہیں۔

"اس سلسلہ میں آئیے تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں۔ اس سے ہمیں بعض اہم ہجری تاریخوں کے مطابق عیسوی تاریخیں بھی ملیں گی۔ اب یہاں پر علم فلک ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ ہم دیکھیں کہ وہ ہجری تاریخیں رؤیت نظری کی بنا پر تھیں یا رؤیت وجدانی کی بنا پر۔ ...... سب سے پہلے وہ دن لیجئے جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہ دن تمام تواریخ میں متفقہ طور پر بروز جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء رہا ہے۔ یعنی یکم محرم الحرام اب علم فلک کی رو سے ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کو یکم محرم الحرام اسی وقت ممکن ہے جب ہم رؤیت نظری ہی کو صحیح سمجھیں کیونکہ ۱۵ جولائی ۶۲۲ء کو مدینہ منورہ میں سورج غروب کے وقت چاند کی عمر (علم فلک کی رو سے) تقریباً پونے دو دن تھی۔ یعنی نام نہاد رؤیت وجدانی کو ۴۰ گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس لحاظ سے ۱۶ جولائی کو یکم محرم کی بجائے تین تاریخ ہونی چاہیئے تھی۔"

(روزنامہ مشرق ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے مبارک زمانہ کے طریقِ عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ رؤیت نظری ضروری ہے۔ اسے ترک کر کے ماہرینِ فلکیات کے اصطلاحی چاند کی بنیاد پر اسلامی تہواروں کو منانا شرعی لحاظ سے درست معلوم نہیں ہوتا ہے۔

موجودہ وقت میں دنیائے اسلام کا ایک بڑا حصہ اصطلاحی چاند کی بنیاد پر تیار کردہ قمری کیلنڈر کو اختیار کر چکا ہے یعنی عرب ممالک، ترکی، انڈونیشیا اور افغانستان میں عموماً اسی پر عمل ہوتا ہے یہی وجہ ہے عرب ممالک میں بعض اوقات عید ہمارے یہاں سے دو دن پہلے ہو جاتی ہے اگر ان ممالک کے لوگ بھی ہماری طرح چاند دیکھ کر عید منایا کریں تو دو دن کا فرق نہیں پڑ سکتا۔ دونوں جگہ یا تو ایک ہی دن عید ہوگی یا ایک دن کا فرق پڑ جائے گا۔ اس سے زیادہ نہیں۔

ان ممالک کا اصطلاحی چاند کی بنیاد پر عید منا لینا اسلامی تعلیم کی رو سے درست نظر نہیں آتا اس سے تو بہتر تھا کہ وحدت پیدا کرنے کی مندرجہ بالا امکانی صورتوں میں سے پہلی یا دوسری صورت قبول کر لی جاتی۔ یعنی اصطلاحی چاند سے ہلال نظر آنے تک کا کم از کم یا اوسط وقت گزرنے کے بعد نئے چاند کا ظہور تسلیم کیا جاتا۔ یہ صورت بہ نسبت اس صورت کے جسے یہ ممالک اپنائے ہوتے ہیں اسلامی تعلیم کے زیادہ قریب ہوتی۔ گو یہ صورت بھی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے بعض دفعہ مشکلات پیدا کرنے کا موجب بنتی۔

بہر حال رؤیت ہلال کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی درست معلوم نہیں ہوتی۔ حضور کا یہ فرمان عید الفطر کے بارہ میں نص کا حکم رکھتا ہے کہ چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی ختم کرو۔ اس لئے عید الفطر منانے میں وحدت کا پیدا ہونا اس وقت تک آسان نظر نہیں آتا جب تک کہ ماہرینِ فلکیات طلوعِ ہلال کے بارہ میں کوئی قطعی اور یقینی پیشگوئی نہ کر سکیں۔ جہاں عید الاضحیہ کا مسئلہ اس سے مختلف ہے اور اس میں وحدت کی صورت ممکن ہے۔

اسلام نے یہ دونوں تہوار عبادتوں کی تکمیل کے بعد رکھے ہیں۔ روزوں کے پورا ہونے پر عید الفطر منائی جاتی ہے اور حج کے بعد عید الاضحیہ۔ گویا ہماری عیدیں ان عبادتوں سے مشروط ہیں اب روزے تو دنیا بھر کے مسلمان اپنی اپنی جگہ پر رمضان کا چاند دیکھ کر رکھنے شروع کرتے ہیں اور پھر شوال کا چاند ہونے پر عید ہوتی ہے۔ اس لئے عید الفطر منانے میں اختلاف ایک قدرتی امر ہے۔ لیکن حج صرف ایک جگہ یعنی مکہ شریف میں ہوتا ہے۔ اس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حج سے اگلے دن عید الاضحیہ منائی جاتی ہے۔ اس لئے اگر مکہ میں یوم حج کے اگلے روز دنیا بھر کے مسلمان اپنی اپنی جگہ پر عید منائیں تو اس میں وحدت پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی ہر جگہ ذوالحج کا چاند دیکھ کر الگ الگ تاریخ شماری کی بجائے ساری دنیا کے مسلمان مکہ میں یوم حج کی بنیاد پر عید منائیں۔ جس دن مکہ میں حج ہو رہا ہو وہ سب جگہ یوم حج شمار کیا جائے اور جس دن مکہ میں یوم النحر ہو اسے ساری دنیا میں عید الاضحیہ کا دن تسلیم کیا جائے۔ یہ بات عقلاً بھی بہتر معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس عید کی بنیاد حج کی عبادت پر ہے۔ جب حج ادا ہو جائے تو ہر جگہ کے مسلمانوں کو عید منانے کا حق حاصل ہو جانا چاہیئے۔ یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ مکہ میں حج مثلاً بدھ کو ہو چکا ہو اور پاکستان میں جمعرات یا جمعہ کو یوم حج شمار کیا جائے۔ جو امر واقع کے خلاف ہے پرانے زمانہ میں چونکہ اطلاعات پہنچانے کے بہتر ذرائع میسر نہ تھے۔ اس لئے لوگ اپنی اپنی جگہ پر تاریخ شماری کرنے پر مجبور تھے۔ لیکن اب جب کہ ہر جگہ ایک ہفتہ قبل یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ حج کس دن ہو رہا ہے۔ مکہ میں یوم حج کی بنیاد پر عید منا کر سب مسلمانوں میں وحدت پیدا کرنا مستحسن معلوم ہوتا ہے۔

اس امر کے حق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ملتی ہے جو بڑی واضح ہے

قالت عائشۃ انما عرفۃ یوم یعرف الامام و یوم النحر یوم ینحر الامام۔

(کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یوم عرفہ وہ ہے جس دن امام عرفہ مناتا ہے اور یوم نحر وہ ہے جس دن امام قربانی کرتا ہے۔

یعنی جس دن میدانِ عرفات میں حاجی وقوف کرتے ہیں اور امام خطبہ دیتا ہے۔ وہی دن سب کے لئے یوم حج قرار پائے گا اور اس سے اگلے دن جب امام اور دوسرے حاجی قربانیاں کریں گے وہ یوم نحر شمار ہوگا اور اسی دن عید الاضحیہ منائی جائے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث مسلمانوں میں اجتماعیت اور یکسانیت پیدا کرنے کے بارہ میں ایک واضح ہدایت ہے اس میں حج اور یوم نحر منانے کے سلسلہ میں مکہ والوں کو معتبر قرار دیا گیا ہے اور دوسرے مسلمانوں کو اس سلسلہ میں ان سے مطابقت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

اسلامی عبادات میں سے حج ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں میں اجتماعیت اور وحدت کا سب سے زیادہ اظہار ہوتا ہے اس سلسلہ میں منائے جانے والے تہوار یعنی عید الاضحیہ کے بارہ میں بھی سب مسلمانوں میں وحدت اور یکسانیت پیدا کرنا بہت بہتر ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ چند سالوں کے دوران مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں اس وحدت اور یگانگت کے بارہ میں کئی دفعہ خواہش پیدا ہوئی اور اس کی اہمیت اور ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے قیام کے لئے تحریکیں بھی ہوئیں لیکن کسی طرف سے بھی کوئی مثبت قدم نہ اٹھایا جا سکا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سبقت لے جانے کا شرف جماعت احمدیہ کیلئے مقدر کر رکھا تھا۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص القاء کے ماتحت گذشتہ عیدالاضحیہ کے خطبہ میں یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ آئندہ سے ساری دنیا میں تمام احمدی جماعتیں مکہ مکرمہ کی عیدالاضحیہ کے دن اپنے ہاں عید منایئں گی۔ اس طرح حضور نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو یہ عید منانے میں وحدت پیدا کرنے کا راستہ دکھا دیا اور حج کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک اور پہلو اجاگر فرما دیا جہاں تک احمدی مسلمانوں کا سوال ہے وہ تو آئندہ عیدالاضحیہ منانے کے لئے مکہ معظمہ ہی کی طرف دیکھیں گے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ سے اپنا رشتہ استوار کریں اور سعادت دارین کے وارث بنیں۔

رویت ہلال کے بارہ میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ زمین کے کتنے حصہ کا مطلع چاند کے اعتبار سے متحد ہو سکتا ہے؟ اس کے جواب میں ماہرین فلکیات کہتے ہیں کہ اُن کے علم کی رو سے بعض صورتوں میں سارے ایشیا کا رقبہ متحد المطلع ہو سکتا ہے؟ یعنی یہ عین ممکن ہے کہ اس سارے علاقہ میں ہر جگہ ایک ہی دن چاند نظر آ جائے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس رقبہ کے مغرب میں تو چاند نظر آ جائے لیکن مشرق میں نظر نہ آئے دراصل وہ علاقہ یا منطقہ جہاں چاند نظر آنے کا آغاز ہوتا ہے ہر ماہ بدلتا رہتا ہے۔ اسلئے کسی علاقہ کو حتمی طور پر متحد المطلع قرار نہیں دیا جا سکتا۔

فقہاء نے بھی اس بارہ میں بحثیں کی ہیں کہ جب کسی جگہ چاند نظر آئے تو یہ رویت کتنے علاقہ کے لئے قابل اعتماد ہو گی بعض نے کہا ہے کہ اس رویت کی جہاں تک خبر پہنچ جائے وہاں اسکے مطابق عمل کرنا ہو گا۔ مذاہب اربعہ میں لکھا ہے

اذا ثبت رؤیۃ الھلال بقطر من الاقطار وجب الصوم علی سائر الاقطار لا فرق بین القریب والبعید فی ذٰلک اذا بلغھم خبر رؤیۃ من طریق موجب ولا عبرۃ باختلاف مطالع الھلال مطلقا عند ثلاثۃ من الائمۃ"

(مذاہب اربعہ جلد ۱ صفحہ ۵۵۰)

یعنی اگر ملک کے ایک حصہ میں . . . .

. . . .

ہلال نظر آ جائے تو روزہ ملک کے تمام حصوں پر واجب ہو گا اس میں دور و نزدیک کا فرق نہیں ہے بشرطیکہ ان کو کسی معتبر طریق سے رویت کی خبر مل جائے تینوں اماموں کے نزدیک ہلال کے مختلف طلوع کا بالکل اعتبار نہیں کیا گیا

بعض فقہاء نے اختلاف مطالع کو مدنظر رکھا ہے اور کہا ہے کہ دور دراز کے علاقے ایک دوسرے کی رویت کو اپنے لئے حجت قرار نہیں دے سکتے۔ چنانچہ بدایۃ المجتہد میں تحریر ہے

"اذا اختلفت مطالع البلاد اختلافا کثیرا کالاندلس والحجاز فلیس یجب ان یحمل بعضھا علی بعض عند المالکیۃ۔

(بدایۃ المجتہد جلد ۱ صفحہ ۹۷)

یعنی مختلف شہروں کے مطالع میں بہت زیادہ فرق ہو جیسے اندلس اور حجاز تو مالکیوں کے نزدیک ان شہروں کے رہنے والوں کو ایک دوسرے کا اعتبار ضروری نہیں۔

اب مشکل یہ ہے کہ متحد المطلع علاقہ کی یقینی حد بندی ممکن نہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان حالات میں محتاط صورت یہ نظر آتی ہے کہ جس جگہ چاند نظر آئے اس سے مغرب کے علاقوں کے لئے وہ رویت حجت ہو گی مشرق کے لئے نہیں۔ کیونکہ جہاں سے رویت ہلال کا آغاز ہو اس کے مغرب میں بڑھنے پر نیا چاند زیادہ واضح دکھائی دیگا اور مشرق کی طرف رویت نہیں ہو گی۔ جوں جوں نیا چاند مغربی ممالک کی طرف بڑھے گا ان ممالک میں غروب آفتاب کے وقت اس کی عمر میں اضافہ ہوتا جائے گا اور اس کی رویت زیادہ روشن ہونے کی وجہ سے مزید آسان ہو جائے گی۔ اس لئے مغربی علاقوں کے لئے وہ رویت قابل اعتماد ہو گی۔

اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رہے کہ سہولت کی خاطر علماء نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر ایک ملک کے کسی حصہ میں چاند نظر آ جائے تو یہ رویت اس ملک کے سارے لوگوں کے لئے حجت ہو گی۔ مشکوٰۃ شریف کی شرح میں لکھا ہے۔

واذا ثبت عند الامام الاعظم رؤیۃ الھلال ان یلزم الناس کلھم لان البلاد فی حقہ کالبلد الواحد اذ حکمہ نافذ فی الجمیع"

(مرعاۃ المفاتیح فی شرح المشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۱)

یعنی امام اعظم کے نزدیک اگر ہلال کی رویت کسی شہر میں یقینی طور پر ثابت ہو جائے تو اس علاقہ کے تمام لوگوں کے لئے ہو گی کیونکہ تمام شہر اس کے نزدیک ایک شہر کے حکم میں ہیں اس لئے ایک شہر کا حکم تمام شہروں کے لئے نافذ ہو گا۔

مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع

مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کا سالانہ اجتماع بروز ہفتہ اتوار بمطابق ۲۹۔۳۰ شہادت ۱۳۵۱ہش / ۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں بعد ادائیگی نماز عصر شروع ہوا۔ مرکز کی طرف سے مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ حیدرآباد نے بھی ہماری درخواست پر اس اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم شیخ صاحب نے انصار اللہ کا عہد حاضرین جلسہ کے ساتھ دہرایا۔ دعا فرمائی اور افتتاحی تقریر سے احباب کو مخاطب فرمایا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ خاکسار نے گذشتہ سال کی ایک مختصر رپورٹ اور سال رواں کی چار ماہ کی رپورٹ کارگذاری سنائی۔ جس کے بعد انعامی تقریری مقابلہ برائے اراکین انصار اللہ۔ مقابلہ حسن قرأت و نظم خوانی برائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد تیسرا اجلاس زیر صدارت کیپٹن سید افتخار حسین صاحب شروع ہوا۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے "فیضان حضرت خاتم النبیین صلعم" پر۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر اور بالآخر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائندہ مرکز نے یہ حالات حاضرہ کے پیش نظر "ہمارے فرائض و ذمہ داریاں" پر تقاریر فرمائیں یہ کارروائی ۹ بجے شب تک جاری رہی۔ اجلاس کے اختتام پر تمام حاضرین کی جن کی تعداد ۲۵۰ تھی مکرم عطاء اللہ صاحب ضیاء منتظم ضیافت نے کھانا پیش کیا۔ . . . . . کے . . . . . اسے زیادہ رفقاء نے مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی جس کے بعد قرآن مجید و حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس ہوئے اور چائے اور ناشتہ حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

پانچواں اجلاس زیر صدارت کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی ۷ بجے صبح شروع ہوا۔ جس میں قرآن و احادیث میں منافقین کی علامات پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "خلافت ثالثہ میں قبولیت دعا کے نشانات" پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے اور "اسلام میں خلافت کا نظام اور خلافت سے وابستگی کی ضرورت و اہمیت" پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقاریر فرمائیں اور جس کے بعد دینی امور کے متعلق سوالات و جوابات کا نہایت ہی دلچسپ سلسلہ رہا چھٹا اور آخری اجلاس اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ "صحت و روحانیت کا باہمی تعلق" پر مکرم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب نے "رشتہ ناطہ اور رسومات سے اجتناب کے بارے میں اسلامی تعلیمات" پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے "حضرت عثمانؓ کا عہد خلافت و فتنہ منافقین" پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے تقاریر فرمائیں۔ آخری تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے برکات خلافت اور منکرین خلافت کے عبرتناک انجام پر فرمائی۔ شعراء کرام نے اپنے کلام سے محظوظ رکھا۔

خاکسار کے اظہار تشکر کے بعد مقابلہ جات میں اوّل و دوم آنے والوں میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اجتماع کی شاندار کامیابی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا دعا اور نماز کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا اختتام ہُوا۔

عبدالمجید

زعیم اعلیٰ انصار اللہ۔ مارٹن روڈ۔ کراچی

125

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نقشہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم دُنیا کو اسلام کے منوّر چہرے سے روشناس کرواتے چلے جائیں اور ساتھ ساتھ دوسرے حملہ آور مذاہب کا چہرہ بھی دکھاتے رہیں۔ جب دونوں تصویریں بیک وقت دنیا کے سامنے آکر ذہن نشین ہو جائیں گی تو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نقشہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ... جس دن یہ کام باحسن وجوہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اُسی دن دنیا دیوانہ وار اسلام کی طرف دوڑ پڑے گی اور ہمیں اپنی تمام مساعی کا اچانک ثمرہ مل جائے گا۔" انشاء اللہ

اس اچانک ثمرہ کو پانے کے لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس اہم فرض کی ادائیگی کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک، اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہانہ رپورٹ شعبہ اطفال

تمام قائدین و ناظمین اطفال سے گزارش ہے۔ کہ اطفال کی ماہانہ رپورٹ برائے ماہ اپریل/شہادت فوری طور پر ارسال فرمائیں۔ جن مجالس کی رپورٹیں آگئی ہیں ان کو اطلاع دی جا رہی ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدّام الاحمدیہ متوجّہ ہوں

جن مجالس کے بجٹ سال ۷۲-۱۹۷۱ ابھی تک تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچے ان کے قائدین بجٹ جلد تشخیص کر کے بھجوا دیں۔ مزید تاخیر نہ کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گورنمنٹ کالج تلہ گنگ میں منعقدہ اردو مباحثہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین کی کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین لئیق احمد عابد اور مقصود الرحمٰن نے گورنمنٹ کالج تلہ گنگ میں منعقد ہونے والے کل پاکستان اردو مباحثہ کی ٹرافی جیت لی اس مباحثہ میں لئیق احمد عابد نے اوّل پوزیشن حاصل کی مجموعی لحاظ سے ہماری ٹیم نے ٹرافی حاصل کی۔

یاد رہے کہ لئیق احمد عابد نے اسی جگہ منعقد ہونے والے پنجابی مباحثے میں بھی حصہ لیا اور اوّل انعام حاصل کیا۔

(بشیر طارق۔ صدر کالج یونین)

دعائے مغفرت

ہماری نانی جان محترمہ رحمت النساء بیگم اہلیہ محمد ابراہیم صاحب آڑھتی مرحوم مورخہ ۳ مئی بروز بدھ بوقت مغرب ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے سخت بیماری کے دن بڑے صبر کے ساتھ گزارے موصیہ تھیں ۴ مئی کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے انہیں بلندی درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار محمد معین الدین جیالوجسٹ تربیلا ڈیم)

تمام ممالک میں مساجد بنانے کا عزم

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دُنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنا لیں"

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ مغربی افریقہ کے دوران فرمایا:۔

"جی چاہتا ہے کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں"

ہماری جماعت کے تمام افراد مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا پاکیزہ ارشادات کے پیش نظر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے ہر ملک کے ہر گوشہ میں مساجد تعمیر ہو کر نعرۂ توحید اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہونا شروع ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاکیزہ عزم کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپریل کی ماہانہ رپورٹیں جلد ارسال کر دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو اور کسی کام کو بھی موجبِ عار نہ سمجھو

اس سے ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرے غلامی کو قائم رکھنے کی روح کبھی پیدا نہیں ہوگی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

جب میں کہتا ہوں کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے تو اس میں دو باتیں شامل ہیں یعنی یہ بھی اس میں شامل ہے کہ کسی کام کو اپنے لئے عار نہ سمجھا جائے۔ یوں تو سارے ہی لوگ ہاتھ سے کام کرتے ہیں میں جو لکھتا ہوں یہ بھی ہاتھ سے ہی کام ہے کیا ہاتھ سے نہیں تو زبان سے لکھا جاتا ہے۔ پس ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا یا لکڑی اٹھانا ہے کہی چلانا ہے۔ اوسط طبقہ اور امیر طبقہ کے لوگ یہ کام اگر کبھی کریں تو یہ ہاتھ سے کام کرنا ہوگا۔ ورنہ یوں تو سب ہی ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ یہ کام ہمارے جیسے لوگوں کے لئے ہیں کیونکہ ہمیں ان کی عادت نہیں اگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ ہماری عادتیں ایسی خراب ہو جائیں یا اگر ہماری نہ ہوں تو ہماری اولادوں کی عادتیں ایسی خراب ہو جائیں کہ وہ ان کو بُرا سمجھنے لگیں اور پھر کوشش کریں کہ دنیا میں ایسے لوگ باقی رہیں جو ایسے کام کیا کریں اور اسی کا نام غلامی ہے۔

پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیئے تا کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ بُرا ہے ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ لوہار ترکھان وغیرہ کو کمین سمجھتے ہیں اور جس طرح یہ لوہار ترکھان اور چوہڑوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا لڑکا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے لیکن اگر وہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم رو دے گی۔ کہ اس نے ہماری ناک کاٹ ڈالی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جاتا ہے تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت ڈالی جائے ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی حصہ غلام رہے اور اگر کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو تو اس میں روک بنے۔ جیسے جب یہاں چوہڑوں کو داخل اسلام کرنے کا سوال پیدا ہوا تو بعض لوگ گھبرانے لگے تھے۔ جماعت کے کچھ لوگ بڑھئی بنیں۔ کچھ لوہار بنیں۔ کچھ ملازمتیں کریں غرضیکہ کوئی خاص کام کسی سے منسوب نہ سمجھا جائے وہ ذلیل نہ سمجھا جائے۔ اس تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکما پن دور ہوگا اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے کی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔ یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ فلاں کام بُرا ہے اور فلاں اچھا ہے۔ بُرا کام کوئی نہ کرے اور اچھا چھوٹے بڑے سب کریں۔ بُرا کام مثلاً چوری ہے یہ کوئی بھی نہ کرے۔ اور جو اچھے ہیں ان میں سے کسی کو عار نہ سمجھا جائے تا اس کے کرنے والے ذلیل نہ سمجھے جائیں اور جب دنیا میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ کام کرنا ہے اور نکما نہیں رہنا اور کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھنا تو اس طرح کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا جو دنیا میں غلامی چاہتا ہو۔ اسی لئے میں نے کوشش کی تھی کہ ملازموں کی تنخواہیں بڑھائیں تا لوگ ملازم کم رکھیں اور اپنے کام خود کریں۔ اب تو یہ حالت ہے کہ نوکر دو چار روپے میں مل جاتے ہیں اس لئے ذرا کسی کے پاس پیسے ہوتے ہیں تو وہ نوکر رکھ لیتا ہے اور اس طرح اس میں سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے ہمارے ملک میں یہ سستی اور غفلت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ معمولی لوگ بھی اپنا اسباب اٹھانا ہتک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ولایت میں بڑے بڑے لکھ پتی خود اپنے اسباب اٹھا لیتے ہیں۔

(مشعل راہ ص ۴۲۶-۴۲۷)

ضروری اعلان

برائے اطلاع و آگاہی تمام بسلسلہ شمولیت امراء صاحبان و صدر صاحبان و ممبران مجلس عاملہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عاملہ آئندہ سالانہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۵۱ہش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے

تجویز یہ تھی: "عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے۔ یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور فرماتے ہوئے فرمایا۔

"آج کے بعد جو بھی انتخاب ہوگا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہوگا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۲۳ فی صد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے۔ جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے۔ لیکن ترجمہ کا فرق نہیں کرنا چاہیئے"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے۔ قائدین اضلاع۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

کل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح ہوگیا

مجلس صحت کے پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ۱۸ مئی کو کل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر مجلس صحت نے دعا کے ساتھ ساڑھے پانچ بجے شام فرمایا۔ پہلا مقابلہ صدر بلاک اور نصر بلاک کے درمیان ہوا۔ جس میں نصر بلاک نے دو گول سے مقابلہ جیت لیا۔ دوسرا میچ جامعہ احمدیہ بی اور تعلیم الاسلام کالج کے مابین ہوا۔ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم تین گول سے کامیاب قرار پائی۔ ۲۰ مئی کو صبح ۶ بجے سے سیمی فائنل مقابلے شروع ہوں گے اور ۲۰ مئی کو ہی شام پانچ بجے فائنل مقابلہ ہوگا۔ تقسیم انعامات کے لئے حضور ایدہ اللہ کی آمد متوقع ہے۔ مقامی احباب سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں۔

(سیکرٹری کل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ)

آرمی۔ نیوی۔ بھرتی پروگرام

تاریخ	دن		مقام	وقت ۷½ بجے صبح
۳۰/۵/۷۲	منگل	نیوی میں	ایمپلائمنٹ ایکسچینج آفس نزد ریلوے سٹیشن سرگودھا	
۳۱/۵/۷۲	بدھ	نیوی میں	"	
۱/۶/۷۲	جمعرات	ملٹری پولیس میں	"	
۹/۶/۷۲	جمعہ	فوجی بھرتی	خدام الاحمدیہ ہال (ایوان محمود) ربوہ	

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا:-

میری چھوٹی بہن خورشید بیگم امسال ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے نیز وہ بعارضہ پیچش ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور امتحان میں نمایاں کامیابی بخشے۔ (بشریٰ بیگم دارالعلوم شرقی ربوہ)